Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN
الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 02, Plot 10-C,
2nd Commercial Lane Zamzama
D.H.A., Phase-V, Karachi-Pakistan.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پورکے پائن (Porcupine) کی حلت اور حرمت سے متعلق محترم جناب علی صاحب صوابی والے نے بذریعہ ای میل رابطہ کیا اور ہمارے ادارے کی رائے جاننا چاہی۔اس حوالے سے دستیاب وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کتب فقہ اور جدید تحقیقات کا مطالعہ کیا گیا جس کی روشنی میں درج ذیل نکات سامنے آئے۔

- اولاً یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوال میں پوچھے جانے والے جانور کے ناموں میں بڑے حد تک خلط ہے، مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے پایا جاتا ہے، ایک ہی ملک کے مختلف خطوں میں بھی مختلف ناموں کے ساتھ جانا جاتا ہے۔
- ہمارے ادارے نے کافی غوروخوص کے بعد بحث کے خلاصے میں اس جانور کے انگریزی نام کو منتخب کرکے نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، چوں کہ اس نام کے ساتھ پوری دنیا میں معلومات ایک طرح کی دستیاب ہیں اور دونوں جانورں کا فرق بھی صاف اور واضح ہے۔
- پورکے پائن (Porcupine) اور ہیج ہاگ (Hedgehog) دو مختلف انواع کے جانور ہیں، لیکن دونوں میں مشابہت حد سے زیادہ ہے جس کی وجہ سے بظاہر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اکثر کتب فقہ میں دونوں کو ایک ہی شمار کیا ہے۔
- دستیاب اردو فتاویٰ میں دو طرح کی آراء پائی جارہی ہیں، پہلی رائے قدیم فقہاء کے موافق ہوکر حرمت کی قائل ہے جب کہ دوسری رائے جدید تحقیقات کی روشنی میں دونوں جانوروں میں فرق کے قائل ہے اور اسی بنیاد پر دونوں کے حکم میں فرق کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ پورکے پائن میں وہ اسباب حرمت نہیں پائے جارہے جو ہیج ہاگ میں پائے جارہے مثلاً:

ہیج ہاگ (Hedgehog)	پورکے پائن (Porcupine)
حشرات اور گندگی کو اپنی خوراک بناتا ہے۔	یہ جانور گھاس خور ہے۔
ذوناب ہے، کیڑے مکوڑے (سانپ وغیرہ) کا شکار کرتا ہے اسی طرح چھوٹے پرندوں کا خون پیتا ہے	یہ عادات پورکے پائن میں نہیں پائی جاتی
حشرات الارض میں سے ہے	حشرات الارض میں سے نہیں ہے
وزن زیادہ سے زیادہ ایک کلو گرام ہوتا ہے	وزن تقریباً ۲۲ کلو گرام تک ہوتا ہے

یہ ذوناب ہے اور اس کے پانچ انیاب ہیں	یہ ذوناب میں سے نہیں اور اس کے چار دانت ہیں
قنفذ کتے کی طرح پانی پیتا ہے	بکری کی طرح پانی پیتا ہے

ان کے علاوہ بھی دونوں جانوروں میں اور کئی طرح کے فرق پائے جاتے ہیں اور ان تمام فروق کو بالترتیب ہمارے ادارے نے دستیاب وسائل کی روشنی میں دیکھا پرکھا اور مشاہدہ بھی کیا ہے۔

حاصل:

جدید تحقیق اور دستیاب شواہد کی روشنی میں ہم اس نیتجے پر پہنچے ہیں کہ پورکے پائن اور ہیج ہاگ دو الگ جنس کے جانور ہیں اور دونوں کی عادات اور صفات الگ ہیں۔ ہیج ہاگ میں چوں کہ صریح اسباب حرمت پائے جاتے ہیں لہذا خبیث من الخبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام جانورں میں داخل ہوگا البتہ حلال وحرام کے مسلمہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا رجحان اس طرف ہے کہ پورکے پائن میں اسباب حرمت میں سے کوئی وجہ بظاہر نہیں پائی جا رہی لہذا، اسے حرام نہیں کہا جاسکتا[1]۔

والله اعلم بالصواب

سوالات کے جوابات آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] 1 القنفذ ياكل الاقذار والحشرات ،والدلدل الكلا والعشب -2-القنفذ ذوناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيره ، ولا يوجد في الدلدل شيء منها -3-القنفذ من حشرات الارض ولاكذالك الدلدل -4-وزن القنفذ لا يزيد علي كيلو غرام واحد ،والدلدل قد يكون الي 22كيلو غرام ،وكونه بين العشرة الي خمسة عشر كثير -5-القنفذ ذوناب وله خمسة انياب ،والدلدل ليس ذوناب ، وله اربع اسنان 6-القنفذ يشرب الماء مثل الكلب ،والدلدل مثل الشاة -فقد تبين من هذه الفروق ان صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء في حد مالايحل اكله ،وصفات الدلدل فيما يحل اكله ،فهو اشبه بما يحل اكله ،فلانقول بحرمته لما مر،كيف وليس هو من حشرات الارض ولا من الهوام ولاذي ناب -

(فتاوي السراجية ،كتاب الصيد والذبائح ص:375–376أناشر : درالكتب العليمه ،دارالعلوم زكرياالينيشيه جنوب افريقية)

https://animals.sandiegozoo.org/animals/porcupine

https://animals.sandiegozoo.org/animals/hedgehog

حشرات الارض/ ہوام الارض کی تعریفات

ہوام کی تعریف:

ہوام لغت میں ھامۃ کی جمع ہے،اس کا اطلاق ہر زہریلے قاتل جانور پر ہوتا ہے جیسے سانپ۔حدیث میں ہے:اجتنبوا ھوام الارض فانہا ماوی الھوام۔پس زمین سے بچو اس لیے کہ وہ زہریلے جانور کا ٹھکانہ ہے۔اور کبھی کبھی قتل نہ کرنے والے جانوروں پر بھی بولا جاتا ہے، جیسے کیڑے مکوڑے۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ ھامۃ : لغت میں ان جانورون کو کہا جاتا ہے جس میں ہلاک کر دینے والا زہر ہو، جیسے سانپ۔ بسا اوقات ہوام کا اطلاق ان کیڑوں پر ہوتا ہے جن کو مارا جاتا ہے، جیسے حشرات اور اسی معنی میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا "یوذیك ھوام راسك "کیا تمہارے سر کی جوووں نے تمہیں تکلیف دے رکھا ہے۔الغرض حشرات اور ہوام میں قدر مشترک ایذا رسانی تکلیف ہے۔فقہاء کے ہاں اس کا استعمال اسی معنی میں ہے۔[2]

حشرات کی تعریف:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی میں آیت کریمہ قل لا اجد فیما اوحي کے تحت لکھا ہے:

الحشرہ کا معنی ہے زمین پر رینگ کر چلنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے مثلا یرابیع (چوہے کی مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں کوتاہ اور پچھلی بڑی اور دم دراز ہوتی ہے) گوہ، سیہ اور انہیں کی طرح کے جانور جیسا کہ شاعر نے کہاہے:اکلنا الربی یا ام عمرو ومن یکن غیما لدیکم یا کل الحشرات یعنی جو رینگتے ہیں اور چلتے ہیں۔[3]

---

[2] **الموسوعة الفقهية الكويتية** (42/ 316)التعريف:أ - الهوام لغة جمع هامة؛ مثل دابة ودواب، وهي تطلق على كل حيوان له سم يقتل كالحية، قاله الأزهري وفي الحديث: اجتنبوا هوم الأرض، فإنها مأوى الهوام (1) ، وقد يطلق على ما لا يقتل كالحشرات، وفي الأثر النبوي: أيؤذيك هوام رأسك؟ (2) يعني القمل. والمراد هنا ما يشمل المؤذي وغيره مما لا ينتفع به (3) . (3) لسان العرب والمصباح المنير مادة (همم) .

البناية شرح الهداية (8/ 381)والهوام جمع هامة بتشديد الميم، وفي " المغرب " الهامة من الدواب ما يقتل من ذوات السموم كالعقارب والحياتم:

«**الموسوعة الفقهية الكويتية**» (17/ 278):«الهامة في اللغة ما له سم يقتل كالحية، قاله الأزهري والجمع الهوام مثل دابة ودواب، وقد تطلق الهوام على ما يقتل كالحشرات، ومنه حديث كعب بن عميرة. وقد قال له عليه الصلاة والسلام: " أيوذيك هوام رأسك؟ " أخرجه البخاري (الفتح 4 / 16 - ط السلفية) ومسلم (2 / 860 ط الحلبي) واللفظ لمسلم، والمراد العمل على الاستعارة بجامع الأذى ويستعملها الفقهاء بالمعنى نفسه (المصباح المنير) مادة: " همم "»

[3] تفسير القرطبي = الجامع لأحكام القرآن:(7 / 120) «الحشرة: صغار دواب الأرض كاليرابيع والضباب والقنافذ. ونحوها، قال الشاعر أكلنا الربى «1» يا أم عمرو ومن يكن ... غريبا لديكم يأكل الحشرات

موسوعہ فقہیہ میں ہے: حشرات لغت میں: حشرۃ کی جمع ہے جیسے قصبۃ کی جمع قصبات ہے، حشرات: زمین کے چھوٹے جانوروں پر بولا جاتا ہے۔ موسوعہ میں ہے کہ حشرات زمین کے چھوٹے جانور اور چھوٹے اور زہریلے کیڑے مکوڑے کو کہا جاتا ہے اسی طرح ایک قول یہ بھی نقل ہے کہ حشرات کا اطلاق ان کیڑے مکوڑوں پر ہوتا ہے جو زہریلے نہیں ہوتے۔[4] الغرض حشرات اور ہوام الارض کے مابین عموم خصوص کی نسبت ہے۔[5]

کتب لغت میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل

مصباح اللغات میں ملاحظہ ہو:

اَلْقُنْفُذُ - ج - قَنَاقِذُ وَالْقُنْفُذُ وَالْقُنْفَذُ - ج - قَنَافِذُ -

سیہہ ایک خاردار جانور بلی کے برابر جس کے جسم پر تکلے کی طرح کانٹے ہوتے ہیں اور خطرہ کے وقت ان کو پھیلا کر ان میں چھپ جاتا ہے۔ مونث قَنْقُذَۃ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

مصباح اللغات میں "دلدل" کا ترجمہ "سیہی" سے کیا ہے ملاحظہ ہو:

مصباح اللغات :الدُلْدُلُ والدُلْدُوْلُ ۔ سیہی -

القاموس الوحید میں قنفذ کے درج ذیل معانی ذکر ہیں:

سیہی، خاردار چوہا (2) گھنے نباتات کی جگہ (3) ریت کا لمبا سلسلہ

تقنفذ القنفذ سیہی کا سکڑنا۔

-تقنفعت القنفذة سیہی کا سمٹنا -القنفعة سیہی کا مادہ۔

فقہ اللغۃ، معجم متن اللغۃ، العین، تاج العروس، تہذیب اللغۃ، المعجم الوسیط و قاموس المحیط وغیرہ میں "دلدل" اور "قنفذ" کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو:

1) «**فقه اللغة وسر العربية**» (ص41): «الدُّلْدُلُ القُنْفُذُ العَظِيمُ»

2) «**القاموس المحيط**» (ص1000): «والدُّلْدُلُ والدُّلْدُولُ: القُنْفُذُ، أو عَظيمُهُ، أو شِبْهُهُ.

---

[4] الموسوعة الفقهية الكويتية (42/ 317)الحشرات: – الحشرات في اللغة: جمع حشرة، مثل قصبة وقصبات. والحشرات: دواب الأرض الصغار، وقيل: الحشرة: الفأرة، والضب، واليربوع (1)---

«الموسوعة الفقهية الكويتية» (17/ 278):«الحشرات: صغار دواب (1) الأرض، وصغار هوامها (2) ، والواحدة حشرة بالتحريك» وقيل الحشرات: هوام الأرض مما لا سم له.قال الأصمعي: الحشرات والأحراش والأحناش واحد، وهو هوام الأرض

[5] الموسوعة الفقهية الكويتية (42/ 317).والعلاقة بين الحشرة والهامة: العموم والخصوص.

3) «**تاج العروس**» (5/ 548): «الدُّلْدُلُ من القَنَافِذ، وَعَن ابْن سِيدَه هُوَ (القُنْفُذُ) ، قَالَ: أُراهُ لدُخُولِه فِي شَوْكِهِ، وإِيَّاه عَنَى الشاعرُ بقوله»

4) «**تهذيب اللغة**» (10/ 251): «والمُدَجَّجُ: الدُّلْدُلُ من القنافذ-

5) «**معجم متن اللغة**» (2/ 444): «الدلدل والدلدول: القنفذ أو العظيم منه أو شبهه ج دلادل ودلاديل»

6) «**العين**» (6/ 10): «والمُدَجَّجُ: الفارس الذي قد تَدَجَّجَ في شِكتَّه. والمُدَجَّج: الدُّلدُلُ من القَنافذ (وإياه عنى القائل»

7) «**المعجم الوسيط**» (1/ 292): (الدلْدل) حَيَوَان شائك قارض من آكلات الحشرات وَهُوَ نوع من القنافذ»

المعجم الوسیط میں لکھا ہے کہ یہ تیز کانٹوں والا جانور ہے

«المعجم الوسيط» (2/ 763): «(الْقُنْفُذ)دويبة من الثدييات ذَات شوك حاد يلتف فَيصير كالكرة»

کتب لغت: مصباح اللغات، المعجم الوسیط، القاموس المحیط، تاج العروس، لسان العرب وغیرہ میں "النیص" (Porcupine) کا ترجمہ مطقاسیہ، سیہی یا موٹی سیہی یا الٹی سیہی سے کیا گیا ہے ملاحظہ ہو:

1) مصباح اللغات عربی اردو لغت924: النَیص - کمزور۔حرکت۔موٹی سیہی۔

2) «المعجم الوسيط» (2/ 967): «(النيص)الحركة الضعيفة والقنفذ الضخم»

3) «القاموس المحيط» (ص635): «لينص: القنفذ، مقلوب النيص، أو أحدهما تصحيف»

4) «تاج العروس» (18/ 197): «{النيص، أهمله الجوهري. وقال ابن الأعرابي: هي الحركة الضعيفة، وقد} ناص {ينيص، إذا تحرك، لغة في ناص ينوص. و} النيص: اسم للقنفذ الضخم، كأنه لضعف حركته، كذا في العين.

5) «لسان العرب» (7/ 103): «النيص: القنفذ الضخم. ابن الأعرابي: النيص الحركة الضعيفة. وأناص الشيء عن موضعه: حركه وأداره عنه لينتزعه، نونه بدل من لام ألاصه، قال ابن سيده: وعندي أنه أفعله من قولك ناص ينوص إذا تحرك، فإذا كان كذلك فبابه الواو، والله أعلم»

علامہ دمیری کی مشہور کتاب "حیاۃالحیوان" میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل ملاحظہ ہو:

سیہی، خارپشت قنفذ: فاء پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ یہ ایک خشکی کا جانور ہے اس کی کنیت ابوسفیان، ابوالشوک ہے، مادہ کی کنیت "ام دلد" ہے اور اس کی جمع "قنافذ" آتی ہے، اس کو "عساعس" بھی کہتے ہیں (عساعس رات میں شکار تلاش کرنے والے بھیڑیئے کو کہتے ہیں) بسبب اس کے رات کو کثرت سے نکلنے سے۔ اس کو انقد بھی کہتے ہیں۔

علامہ دمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "سیہی" سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سانپ بھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ پودینہ کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں: قنفذ کی دو اقسام ہیں ایک تو وہ ہے جس کو قنفذ کہتے ہیں۔ یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام و عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے۔ سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔[6]

علامہ دمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قنفذ کا گوشت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے جب کہ امام ابوحنیفہ واحمد رحمہما اللہ کے ہاں ناجائز اور حرام ہے۔[7]

دلدل کی تفصیل ملاحظہ ہو:

"دلدل" کا اصلی مطلب "اضطراب وپریشانی" ہے۔ اسی وجہ سے بادل کو بھی دلدل کہتے ہیں جب کہ وہ مسلسل حرکت میں ہو۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ اس کو قنفذ سے اس وجہ سے تشبیہ دی جاتی ہے کیوں کہ یہ اکثر رات میں نکلتی ہے اور اپنے سر کو بالوں سے چھپائے رہتی ہے۔ علامہ دمیری جاحظ رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ دلدل اور قنفذ کے درمیان ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ "بق" اور "جوامیس" یعنی بھینس اور گائے کے درمیان فرق ہے۔

یہ جانور شام عراق اور مغربی شہروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ رافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "دلدل" بکری کے بچے کے برابر ایک جانور ہوتا ہے۔ اس جانور کی ایک مخصوص عادت یہ ہے کہ یہ اپنے مکان میں دو دروازے بناتا ہے ایک جنوب میں ایک شمال میں، جس جانب سے ہوا تیز چلتی ہے وقتی طور پر اس طرف کے دروازے کو بند کر لیتا ہے اور ایک خاص عادت یہ ہے کہ جب یہ اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات دیکھتا ہے تو انقباض کے باعث اس کی پشت پر ایک کانٹا نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس کسی کو یہ کانٹا

---

[6] **حياة الحيوان الكبرى** (2/ 360)القنفذ:بالذال المعجمة وبضم الفاء وفتحها البري منه، كنيته أبو سفيان وأبو الشوك، والأنثى أم دلدل،والجمع القنافذ. ويقال لها: العساعس لكثرة ترددها بالليل، ويقال للقنفذ:أنقد وهو صنفان قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار، ودلدل يكون بأرض الشام والعراق في قدر الكلب القلطي، والفرق بينهما كالفرق بين الجرذ والفأر. وهو مولع بأكل الأفاعي ولا يتألم لها، وإذا لدغته الحية أكل السعتر البري، فيبرأ وله خمسة أسنان في فيه،

[7] **حياة الحيوان الكبرى** (2/ 361): قال الشافعي: يحل أكل القنفذ لأن العرب تستطيبه، وقد أفتى ابن عمر بإباحته وقال أبو حنيفة والإمام أحمد: لا يحل لما روى أبو داود وحده أن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما سئل عنه، فقرأ: قُلْ لا أَجِدُ فِي ما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً

لگ جاتا ہے اس کو زخمی کر دیتا ہے۔ یہ کانٹا ایک ہاتھ کے بقدر لمبا ہوتا ہے۔ بعض ماہرین طبعیات کا خیال ہے کہ یہ کانٹا اصل میں کانٹا نہیں ہوتا بلکہ ہ "بال" ہے جو بخار کی شدت اور غلظت کے باعث مسام سے نکلتے وقت خشکی سے مغلوب ہو کر کانٹے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

علامہ دمیری "دلدل" کے شرعی حکم کے تحت لکھتے ہیں:

ابن ماجہ وغیرہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے اس کی حلت کی صراحت نقل کی ہے۔ مگر رافعی رحمہ اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے ۔وسیط میں مذکور ہے کہ رافعی رحمہ اللہ اس کو "خبائث" میں شمار کرتے ہیں۔ ابن صلاح رحمہ اللہ نے اس قول کو مرجوح اور غیر صحیح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ گویا رافعی رحمہ اللہ نے "دلدل" کی حقیقت کو ہی نہیں پہچانا اور شیخ ابو احمد اشہنی کے اس قول کہ "دلدل" بڑے کچھوے کو کہتے ہیں" کو بنیاد بنا کر اس کر حرمت کے قائل ہو گیے ہیں حالاں کہ یہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ "دلدل" مذکر سیہی کو کہتے ہیں ۔ماوردی اور رویانی وغیرہ نے بھی اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔[8]

---

[8] حياة الحيوان الكبرى(470 / 1) الدلدل:عظيم القنافذ. والدلدال الاضطراب، وقد تدلدل السحاب أي تحرك متدليا، وبه سميت بغلة النبي صلى الله عليه وسلم التي أهداها له المقوقس. وفي حديث أبي مرثد الآتي إن شاء الله تعالى في باب العين، قالت «عناق البغي: يا أهل الخيام هذا الدلدل الذي يحمل أسراكم» «1» . وإنما شبهته بالقنفذ لأنه أكثر ما يظهر في الليل ولأنه يخفي رأسه في جسده ما استطاع. وقال الجاحظ:الفرق بين الدلدل والقنفذ، كالفرق بين البقر والجواميس والبخاتي والعراب والجرذ والفأر وهو كثير ببلاد الشام والعراق وبلاد المغرب في قدر الثعلب القلطي. وقال الإمام الرافعي: الدلدل على حد السخلة، ومن شأنه أن يسفد قائما وظهر الأنثى لاصق بظهر الرجل. والأنثى تبيض خمس بيضات وليس هو بيضا في الحقيقة، إنما هو على صورة البيض يشبه اللحم. ومن شأنه أن يجعل لجحره بابين: أحدهما في جهة الجنوب، والآخر في جهة الشمال. فإذا هبت ريح سد باب جهتها، وإذا رأى ما يكرهه القبض، فيخرج منه شوك كالمسال يجرح من أصابه، والشوك الذي على ظهره نحو الذراع، وزعم بعض المتكلمين على طبائع الحيوان، أن الشوك الذي على ظهره نحو الذراع شعر، وأنه لما غلظ البخار، واشتد غلظه، وغلب عليه اليبس، عند صعوده من المسام، صار شوكا-**الحكم**:نص الشافعي على حله، رواه عنه ابن ماجة وغيره. وقال الرافعي: قطع الشيخ أبو محمد بتحريمه في الوسيط أنه كان يعده من الخبائث. وقال ابن الصلاح: هذا غير مرضي وكأنه لم يعرف ما الدلدل، واعتقد ما بلغنا عن الشيخ أبي أحمد الأشنهي أنه قال: الدلدل كبار السلاحف. وهذا غير مرضي، والمحفوظ أنه ذكر القنافذ وقطع بحله الماوردي والروياني وغيرهما وهو الصواب.

معجم الحیوان میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل

نیص یہ ایک کاٹنے والا حیوان ہے،اس کی پیٹھ کے اوپر کانٹے ہوتے ہیں۔اس کی کئی قسمیں ہیں:سوڈان میں اس کو "ابو الشوک" بولتے ہیں ۔شام عراق اور جزیرۃ العرب میں اسے "نیص" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔شام کے بعض علاقوں میں اسے "قنفذ" کہا جاتا ہے ۔تاہم یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ "المولف في المقتطف "میں یہ مذکور ہے کہ "قنفذ" ایک الگ جانور ہے جو کیڑے مکوڑوں کو اپنی خوراک بناتا ہے۔

قنفذ یہ ایک حیوان ہے اور یہ حشرات کو کھاتا ہے اس کے پیٹھ کے اوپر کانٹے ہوتے ہیں۔

قنفذ حبشی: سوڈان کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔

قنفذ مبطن: اس کے پیٹ میں سفیدی ہے اور یہ بھی سوڈان کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔

قنفذ آذاني یاشفاری: یہ بڑے کانوں والا ہے۔یہ مصر اور شام کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔یورپی علاقوں میں جو "قنفذ" پایا جاتا ہے اسے قنفذ "اروبی" سے جانا جاتا ہے۔

عرب کے ہاں ہر کانٹے دار حیوان کو جو کیڑے مکوڑے کھاتا ہے "قنفذ" کہتے ہیں،تاہم عرب نے فی الوقت کاٹنے والے جانور کے لیے الگ نام رکھ لیا ہے۔[9]

---

[9] **:نیص** :شیهم-نیص،دلدل ودلدول،شیظم ،ضرب Hystrix porcupine

حيوان من القوارض علي ظهره شوك كانه المسال وهوانواع كثيرة اسمه في السودان ابو شوك وفي الشام والعراق وجزيرة العرب نيص وفي بعض انحاء الشام القنفذ علي ان القنفذ حيوان آخر من آكلات الحشر المولف في المقتطف 34،45(معجم الحيوان ص: 193)

القنفذ:فصيلة القنافذ،حيوانات لبونة تاكل الحشرات Erin aceidae.The hedgehogs

قنففذ،حيوان لبون من رتبة آكلات الحشرات ل شوك قصير Erinaceus.The Hedgehog

قنفذ حبشى ،موطنه السودان والحبشه E. aethiopicus. Ethiopian hedgehog

قنفذ مبطن اي ابيض البطن موطنه السودوان E.albiventris.white bellied hedgehog

قنفذ آذاني او شفاري اي كبيرالاذنين E.auritus Long -eared hedgehog

موطنه مصر والشام والعراق والاناضول

قنفذ اوربي -موطنه اوربة E.european hedgehog

معجم الحيوان ص:98

معجم الحيوان ص:124

قنفذية الجلد او شائكة الجلد Echinodermata قبيلة من الحيوانات البحرية منها كوكب البحر والقنفذ البحري

"قنفذ" حلال ہے یا حرام دلائل

تفاسیر:

ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں سے شمار کرکے اس کي حرمت کا قول کیاھے۔

احکام القرآن للجصاص کی عبارت ملاحظہ ہو:

«أحكام القرآن للجصاص ت قمحاوي» (4/ 190):« حدثنا محمد بن بكر قال حدثنا أبو داود قال حدثنا إبراهيم بن خالد أبو ثور قال حدثنا سعيد بن منصور قال حدثنا عبد العزيز بن محمد عن عيسى بن نميلة عن أبيه قال كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل القنفذ فتلا قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه الآية فقال شيخ عنده سمعت أبا هريرة يقول ذكر عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال **خبيثة من الخبائث** فقال ابن عمر إن كان قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذا فهو كما قال فسماه النبي صلى الله عليه وآله وسلم خبيثة من الخبائث **فشمله حكم التحريم بقوله تعالى ويحرم عليهم الخبائث والقنفذ من حشرات الأرض فكل ما كان من حشراتها فهو محرم قياسا على القنفذ**»

تفسیر منیر میں ہے

دکتور وہبہ زحیلی رحمہ اللہ نے تفسیر "منیر" میں قنفذ کو ان جانوروں میں شامل کیا ہے جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، نیز قنفذ کے کھانے کو حرام لکھاہے اور حرمت کی علت، "اسباب حرمت" میں سے "استخباث" کو ذکر فرمایاہے ملاحظہ ہو:

اخينوس -قنفذ Echinus. Urchin سمي اليونان والعرب بهذ الاسم ومثلهم الانكيلز والفرنسيس حيوانين مختلفين

1-قنفذ البر وهوالمشهور بالقنفذ عند العرب Urchie or Hedgehog

2.-قنفذ البحر او القنفذ البحري Sea Urchine

واسمه في سواحل الشام توتياء وفى الاسكندرىة ريتسا وفى البحر الاحمر حسب رواية فور سكال كزعان افعى (معجم الحيوان ص:124

قنفذ: حيوان من آكلات الحشرات اكبر من الجرذ قليلا جسمه مغطي بشوك قصير اسمه عند بعض العامة في الشام كبابة الشوك اما في مصر والعراق وجزيرة العرب فاسمه القنفذ-ومن اسمائه الواردة في اللغة الانقد والحسيكة والحسكك واللتنة والمدلج وابو المدلج والدرام ،ومن اسمائه في البادية حسب رواية جيز مان 345 دالج ولها وجه في اللغ ة فالمدلج وابو مدلج القنفذ كما تقدم

والقنفذ عندالعرب كل حيوان شائك من آكلات الحشرات ومن القوارض ولكنهم خصصوا اسماءً اخري للقوارض منها اي سمو القنفذ من القوارض نيصآ وشيهما ودلدولآ وقد بحث المولف في ذلك المقتطف 33-847-34-45

قنفذ والاسماء التي تقدمت Hhedgehog

شيهم ،نيص ،دلدل واسماء اخري ستذكر porcupine

(معجم الحيوان :ص:124)

التفسير المنير للزحيلي (2/ 82)الثاني- **ما ليس له دم سائل**: كالحية وسام أبرص وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد (ما يعلق بالبعير) **والقنافذ** واليربوع والضب: **يحرم أكلها لاستخباثها**، ولأنها ذوات سموم۔

احادیث مبارکہ

قنفذ کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:"قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما" تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبیثۃ من الخبائث یہ ناپاک چیزوں میں سے ایک ہے یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے تو پھر اسی طرح ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ قنفذ خبائث میں داخل ہے اور حرام ہے۔

سنن ابی ماجہ ومسند احمد کی روایت ملاحظہ ہو:

سنن أبي داود ت الأرنؤوط (5/ 617) - حدثنا إبراهيم بن خالد الكلبي أبو ثور، حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عيسى بن نميلةعن أبيه، قال: كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل القنفذ، فتلا: {قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما} الآية [الأنعام: 145]، قال: قال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة يقول: ذكر عند النبي - صلى الله عليه وسلم - فقال: **"خبيثة من الخبائث"** فقال ابن عمر: إن كان قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - هذا، فهو كما قال ما لم ندر۔

مسند أحمد ط الرسالة (14/ 515)حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عيسى بن نميلة الفزاري، عن أبيه، قال: كنت عند ابن عمر، فسئل عن أكل القنفذ؟ فتلا هذه الآية: {قل لا أجد فيما أوحي إلي محرما} إلى آخر الآية، فقال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة، يقول: ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: **" خبيث (1) من الخبائث "** فقال ابن عمر: " إن كان قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو كما قال "

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے "بدائع" میں قنفذ کو ان حشرات میں شمار کیا ہے جن میں دم سائل نہیں ہوتا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا ہے "ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء" کہ ان کی حرمت میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ غرض یہ کہ قنفذ کی حرمت میں اتفاق ہے۔[10]

---

[10] بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 36)(وأما) الذي يعيش في البر فأنواع ثلاثة: ما ليس له دم أصلا، وما ليس له دم سائل، وما له دم سائل مثل الجراد والزنبور والذباب والعنكبوت والعضابة والخنفساء والبغاثة والعقرب.

ونحوها لا يحل أكله إلا الجراد خاصة؛ لأنها من الخبائث لاستبعاد الطباع السليمة إياها وقد قال الله تبارك وتعالى {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157] إلا أن الجراد خص من هذه الجملة بقوله - عليه الصلاة والسلام - «أحلت لنا ميتتان» فبقي على ظاهر العموم.وكذلك ما

فتاوی "ہندیہ" میں "قنافذ" کو غیر دم سائل حشرات الارض میں شمار کیا ہے اور اس کی حرمت میں اتفاق کو نقل کیا ہے ملاحظہ ہو[11]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کیا ہے ملاحظہ ہو[12]

بنایہ شرح ہدایہ، فتح القدیر، البحر الرائق میں بھی قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کیا ہے۔[13]

الاختیار لتعلیل المختار میں قنفذ کو غیر دم سائل، خبیث حشرات / ہوام الارض میں شمار کیا ہے[14]

بحر الرائق میں قنفذ کے کھانے کے بارے میں عدم جواز نقل ہے ملاحظہ ہو[15]

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں قنفذ کو خبائث اور حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[16]

ليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها، ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب فإنه حلال عند الشافعي،

[11] الفتاوى الهندية (5/ 289)[الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان وما لا يؤكل]---- وكذلك ما ليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع الحشرات وهو أم الأرض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب فإنه حلال عند الشافعي - رحمه الله تعالى -

[12] تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (4/ 125)(قوله: وبخلاف الهوام المؤذية) أي من الحيات والعقارب والوزغ والقنافذ والضب وهوام الأرض جميعا فإنه لا يجوز بيعها لقوله تعالى {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157] ولعدم الانتفاع اهـ

[13] -«البناية شرح الهداية» (8/ 381):«(بخلاف الهوام المؤذية) ش: من الحيات والعقارب والوزغ والقنافذ والضب وهوام الأرض جميعا»

-«**فتح القدير للكمال ابن الهمام وتكملته ط الحلبي**» (7/ 118):«ولا يجوز بيع هوام الأرض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب

-«**البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري**» (6/ 187):«ولا يجوز بيع هوام الأرض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب

[14] **الاختيار لتعليل المختار** (5/ 14)

وكل ما ليس له دم سائل حرام إلا الجراد، مثل الذباب والزنابير والعقارب، وكذا سائر هوام الأرض وما يدب عليها وما يسكن تحتها، وهي الحشرات كالفأرة والوزغة واليربوع **والقنفذ** والحية ونحوها ; لأن جميع ذلك من الخبائث فيحرم لقوله - تعالى -: {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157].

[15] البحرالرائق(8/ 553 :وقال أيضاً: سئل الحسن بن علي عن أكل الحية والقنفذ، أو أكل الدواء الذي فيه الحية إذا أشار الطبيب الحاذق بأنه يدفع العلة هل يحل أكله؟ قال: لا) .البحرالرائق(8/ 210 :

وقال العلامة ابن الهمام رحمه الله تعالٰی:وعن أبي يوسف في قتل القنفذ روايتان: في رواية جعله نوعا من الفأرة، وفي أخرى جعله، كاليربوع ففيه الجزاء.

[16] **مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر** (2/ 513)

النتف فی الفتاویٰ میں قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[17]

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[18]

فتاویٰ سراجیہ میں قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کر کے حرمت کی تصریح کی ہے ملاحظہ ہو[19]

فتاویٰ سراجیہ کے حاشیے میں مرقوم ہے کہ قنفذ، ذوناب ہے، اور چھوٹے پرندوں کو مار کر ان کا خون پیتا ہے لہذا، اس میں درندوں کی صفت پائی جاتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے بعض علماء کا کہنا ہے کہ "دلدل" قنفذ سے ہٹ کر الگ جانور ہے اس کے کھانے میں حرج نہیں ہے اور وجہ فرق بھی ذکر کرتے ہیں۔ ان فروق کی بناء پر حرمت کا قول نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ "دلدل" نہ حشرات الارض و ہوام میں داخل ہے نہ ہی "ذی ناب" ہے۔[20]

(وَالْحَشَرَاتِ) الصِّغَارِ مِنْ الدَّوَابِّ جَمْعُ الْحَشَرَةِ كَالْفَأْرَةِ وَالْوَزَغَةِ وَسَامِّ أَبْرَص وَالْقُنْفُذِ وَالْحَيَّةِ وَالضِّفْدَعِ وَالْبُرْغُوثِ وَالْقَمْلِ وَالذُّبَابِ وَالْبَعُوضِ وَالْقُرَادِ؛ لِأَنَّهَا مِنْ الْخَبَائِثِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى {وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ} [الأعراف: 157]

النتف فی الفتاویٰ میں قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کر کے اس کی حرمت کا قول کیا ہے ملاحظہ ہو:

[17] النتف في الفتاوى للسغدي» (1/ 232):«واما حشرات الارض فانها مُحرمَة فِي قَول ابي حنيفَة واصحابه ومحلله فِي قَول ابي عبد الله وَسَائِر النَّاس الا انها مَكْرُوهَة مثل الْحَيَّة والضب واليربوع والقنفذ»

[18] **الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)** (6/ 304)

(قوله ولا يحل ذو ناب ---- (قوله واحدها حشرة) بالتحريك فيهما: كالفأرة والوزغة وسام أبرص والقنفذ والحية والضفدع والزنبور والبرغوث والقمل والذباب والبعوض والقراد، وما قيل إن الحشرات هوام الأرض كاليربوع وغيره،

«1» الآية فقال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول: ذكر القنفذ عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «خبيث من الخبائث»

«2» . فقال ابن عمر رضي الله تعالى عنهما: إن كان قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا فهو كما قال.

[19] ولا يحل الهوام التي سكناها في الارض كالفارة ،والوزعة ،والقنفذ ،(فتاوي السراجية ،كتاب الصيد والذبائح ص:375-ناشر: درالكتب العليمه ،دارالعلوم زكرياالينيشيه جنوب افريقية)

[20] 1 القنفذ ياكل الاقذار والحشرات ،والدلدل الكلا والعشب -2-القنفذ ذوناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيره ، ولا يوجد في الدلدل شيء منها -3-القنفذ من حشرات الارض ولاكذالك الدلدل -4-وزن القنفذ لا يزيد علي كيلو غرام واحد ،والدلدل قد يكون الي 22كيلو غرام ،وكونه بين العشرة الي خمسة عشر كثير -5-القنفذ ذوناب وله خمسة انياب ،والدلدل ليس ذوناب ، وله اربع اسنان 6-القنفذ يشرب الماء مثل الكلب ،والدلدل مثل الشاة -فقد تبين من هذه الفروق ان صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء في حد مالايحل اكله ،وصفات الدلدل فيما يحل اكله ،فهو اشبه بما يحل اكله ،فلانقول بحرمته لما مر،كيف وليس هو من حشرات الارض ولا من الهوام ولاذي ناب -

(فتاوي السراجية ،كتاب الصيد والذبائح ص:375-376أناشر: درالكتب العليمه ،دارالعلوم زكرياالينيشيه جنوب افريقية)

https://animals.sandiegozoo.org/animals/porcupine

اکابرین کے فتاویٰ میں "قنفذ" کی تفصیل

کفایت المفتی میں ذکر ہے:

سوال: سیہ کا گوشت کہ عربی میں اس کو قنفذ اور فارسی میں خارپشت کہتے ہیں حلال ہے یا حرام لیکن واضح ہو کہ قنفذ کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹا ہے اور اس کا حکم قاضی خان نے لکھا ہے کہ حرام میں داخل ہے بلکہ دریافت طلب وہ بڑا قسم ہے۔المستفتی نمبر ۲۵۱۷ عبدالمنان طالب علم مدرسہ فتح پوری دہلی ۲۰ جمادی الاولی ۱۳۵۸ھ م ۹ جولائی ۱۹۳۹ء (جواب ۱۴۸)

قنفذ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی اور دونوں حرام ہیں کیونکہ دونوں خبائث میں داخل ہیں قاضی خان' ردالمحتار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں اگر ایک قسم حلال اور دوسری حرام ہوتی تو ضرور تفصیل کردی جاتی۔

احسن الفتاویٰ میں ہے:

سوال: قنفذ یعنی سیہ جس کے جسم میں لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں حلال ہے یا حرام؟ درحقیقت اسمیں حرام ہونے کی وہ شرطیں نہیں پائی جاتیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

جواب: سیہ خبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام ہے، آپ کی نظر میں حرمت کی وہ کون سی علامت ہے جو نیولا وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ، مگر سیہ میں نہیں۔؟ واللہ اعلم

(احسن الفتاویٰ جلد ۷ کتاب الصید، ص:۴۰۵،ناشر: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

آپ کے مسائل اور ان کا حل میں ہے:

سوال: صوبہ سرحد میں ایک جانور سرید (خارپشت) پایا جاتا ہے، مقامی لوگ اس کا شکار کرتے ہیں اور ذبح کر کے اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو حرام سمجھتے ہیں اور بعض حلال۔ آپ سے درخواست ہے کہ شرعی طور پر یہ جانور حلال ہے یا حرام؟

جواب: یہ حشرات الارض میں داخل ہے، اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

فتاویٰ فریدیہ میں "قنفذ" کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں:

1 - واضح رہے کہ قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے

(فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید، ص:۲۹۷)

2 - کتب فقہ بدائع، الفقہ علی المذاہب الاربع وغیرھما میں قنافذ کی حرمت مصرح ہے

(فریدیہ، کتاب الصید، ص:۲۹۹)

---

https: //animals.sandiegozoo.org /animals /hedgehog

3 - قنفذ (شیشکی) حرام ہے کیوں کہ حیوان مردار خور ہے نیز حشرات الارض اور ہوام الارض میں سے ہے۔

1. (فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید، ص:۳۰۱)

4 - واضح رہے کہ قنافذ تمام کے تمام حرام ہیں، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں حرمت کی تصریح کی گئی ہے۔ علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ یہ مخصوص حیوان جس کو سلیمانی لوگ "شکوئڑ" کہتے ہیں یہ قنفذ ہے یا نہیں تو جو حضرات اس کو قنفذ کبیر کہتے ہیں وہ حرمت کے قائل ہیں اور جو اس کو قنفذ قرار نہیں دیتے صرف اس وجہ سے کہ اس کا عربی نام معلوم نہیں، مسامحۃً قنفذ سے تعبیر کرتے ہیں تو وہ حلال کے قائل ہیں اور مجھے قول ثانی راجح معلوم ہوتا ہے۔ (فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید)

فتاوی عثمانی جلد چہارم میں ذکر ہے:

سیہی جس کو عربی میں قنفذ کہتے ہیں حلال نہیں ہے۔[21]

فتاویٰ دار العلوم دیوبند آن لائن:

سیہ ایک شکاری جانور ہے جو رات کو شکار پر نکلتا ہے، اس کی لمبائی تقریباً تین فٹ ہوتی ہے، یہ درندہ ہوتا ہے، احناف کے نزدیک اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جانور اپنے پنجے سے چیر پھاڑ کر شکار کرتا ہے۔

غالباً اس جانور کا عربی نام القنفذ، فارسی میں خارپشت، اردو میں ساہی یا سیہی کہتے ہیں۔ اس کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں شام و عراق کے علاقہ میں پایا جاتا ہے، وہ بڑے کتے کے برابر ہوتا ہے، امام شافعی اور امام مالک رحمہا اللہ کے نزدیک ان کا گوشت حلال ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل و اثنا عشری مذہب میں حرام ہے۔ یہ تفصیل حیاۃ الحیوان اور تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام سے لکھی گئی ہے۔

جامعہ بنوری ٹاؤن آن لائن

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام سیہ جانور کے بارے میں رات کو نکل کر خوراک کھاتا ہے، جسم پر کانٹے ہوتے ہیں، علاقے میں لوگ کھاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اوجڑی والا حلال بغیر اوجڑی والا حرام ہے. جواب درکار ہے.

جواب

سیہ، سیہہ، سیہی یہ سب ایک ہی جانور کے نام ہیں جو چوہے کے مثل اور خاردار ہوتا ہے، فارسی میں اسے خارپشت، پشتو میں شیشکے، انگریزی میں (hedgehog) اور عربی میں اسے قنفذ کہتے ہیں، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، چھوٹی اور بڑی اور دونوں ہی حرام ہیں، کیوں کہ دونوں خبائث میں داخل ہیں، قاضی خان، رد المحتار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں، چنانچہ سیہ جانور (قنفذ) مطلقاً حرام ہے، چاہے اوجڑی والا ہو یا بغیر اوجڑی والا ہو۔ (مستفاد از کفایت المفتی، ج:۹/ ۱۲۸)

---

[21] (فتاوی عثمانی جلد 4 ص 83 ادارۃ المعارف کراچی۔)

بڑے قنفذ کی طرح کا ایک جانور ہے جس کا نام دلدل ہے (پشتو میں اس کو شکوتڑ کہتے ہیں)، بعض علماء اس کو قنفذ ہی کی ایک نوع شمار کر کے اس کو بھی حرام قرار دیتے ہیں، جب کہ بعض علماء اور جدید اہل تحقیق دونوں کو الگ نوع قرار دیتے ہوئے قنفذ کو تو حشرات الارض میں سے شمار کر کے حرام قرار دیتے ہیں اور دلدل کو گھاس کھانے والا حیوان قرار دے کر حلال کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے ممکن ہے کہ دلدل کی دو قسمیں ہوں، ایک قنفذ کی بڑی نوع جو تمام باتوں میں قنفذ کے مشابہہ ہوتا ہے (یعنی گندگی اور کیڑے مکوڑے کھانے میں، ہوام الارض ہونے میں اور کتے کی طرح پانی پینے وغیرہ میں) اس لیے دلدل کی اس قسم کا حکم تو قنفذ کی طرح ہو گا یعنی حرام، اور دوسری قسم دلدل کی وہ جس میں قنفذ کے برعکس حلال جانوروں کی صفات پائی جاتی ہیں (یعنی وہ گھاس کھاتا ہے، ہوام الارض میں سے نہیں ہے، ذو ناب شکاری نہیں ہے، کتے کے بجائے بکری کی طرح پانی پیتا ہے) اس لیے دلدل کی یہ قسم حلال ہو گی۔ (مستفاد از فتاوی دار العلوم زکریا، ج:۶/ ۲۶۰)

فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں ہے:

کیا قنفذ کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مذہب احناف میں قنفذ (سیہہ) کھانا شرعاً ناجائز ہے۔ پشتو میں ہم اس کو شیشکے کہتے ہیں۔[22]

فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں افغانی علماء کے حوالے سے "قنفذ" اور "دلدل" کے مابین فرق کو ذکر کیا گیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قنفذ میں حرام جانوروں کی صفات پائی جاتی ہیں لہذا قنفذ حرام جانور ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں اس کے برعکس "دلدل" میں حلال جانوروں کی صفات اور خصائل موجود ہیں لہذا "دلدل" حلال ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد ۶، ص:۲۵۶ بتغیر یسیر)

قنفذ کے بابت مذاہب

الفقہ علی المذاہب الاربع میں احناف اور حنابلہ کا "قنفذ" (صغیر و کبیر) کے بابت حرمت کا قول نقل ہے ملاحظہ ہو «الفقه على المذاهب الأربعة» (2/ 6)[23]

بنایہ شرح ہدایہ میں احناف، مالکیہ اور حنابلہ کا حرمت کا قول نقل ہے جب کہ شوافع کے ہاں اس کی رخصت نقل ہے۔ اسی طرح المسبوک علی منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک میں بھی ذکر ہے۔[24]

---

[22] (فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد ۶ ص:۲۵۷، جانوروں کے احکام کے بیان میں۔)

[23] «الفقه على المذاهب الأربعة» (2/ 6):«الحنفية والحنابلة - قالوا: يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره»

[24] «البناية شرح الهداية» (11/ 601):القنفذ عندنا حرام ومالك وأحمد، ورخص فيه الشافعي - رَحِمَهُ اللَّهُ - فكأنه ما جعله من الخبائث ولا من السباع. قلنا: «إن أبا هريرة - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - ذكر القنفذ لرسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فقال: - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وهو حسبه من الخبائث»

حاشیۃ السیوطی علی النسائی میں "دلدل" اور "قنفذ" کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو: «حاشية السيوطي على سنن النسائي» (6/ 67)[25]

کتب مالکیہ میں قنفذ

مدونہ میں ذکر ہے کہ امام مالک قنفذ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ملاحظہ ہو «المدونة» (1/ 450)۔جب کہ التوضیح فی شرح مختصر ابن حاجب میں کراہت کا قول نقل ہے۔الغرض کتب مالکیہ میں اباحت اور کراہت دونوں طرح کی آراء نقل ہیں۔[26]

کتب شوافع میں قنفذ

شوافع کی کتب میں احناف اور حنابلہ کا مذہب "قنفذ" کے بابت حرمت کا ہے ملاحظہ ہو«حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء – ط الرسالة الحديثة» (3/ 406)[27]

«المسبوك على منحة السلوك في شرح تحفة الملوك» (4/ 60):ويحرم الضب، والقنفذ، والسلحفاة، والزنبور، والحشرات كلَّها،وأما العقعق، واللقلق؛ فلأنهما كالدجاج في خلط علفها.وعن أبي يوسف: أنه كره العقعق، لأن غالب مأكوله الجيف. والأوَّل أصح.قال في "النهاية": ذكر في بعض المواضع أن الخفاش يؤكل، وذكر في بعضها أنه لا يؤكل؛ لأنه ذو ناب.قوله: ويحرم الضب، والقنفذ، والسلحفاة، والزنبور، والحشرات كلها.لأنها من الخبائث(7). والشافعي جوَّز أكل الضب، والقنفذ(8)

(7) الهداية 4/ 400، تبيين الحقائق 5/ 295، بداية المبتدي 4/ 400، كنز الدقائق 5/ 295.

(8) وكذا عند المالكية.وعند الحنابلة: يباح أكل الضب، ويحرم أكل القنفذ؛ لأنه مما تستخبه العرب.

[25] هذا الدلدل هو القنفذ وقيل ذكر القنافذ شبهه به لأنه أكثر ما يظهر في الليل ولأنه يخفي رأسه في جسده ما استطاع فككت عنه كبله بفتح الكاف وسكون الموحدة القيد الضخم»

[26] «المدونة» (1/ 450):«كان مالك لا يرى بأسا بأكل القنفذ واليربوع والضب والظرب»

«التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب» (3/ 225):«وحكى ابن المنذر عن مالك كراهة أكل القنفذ»

«التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب» (3/ 226):«ومنها إباحة القنفذ والوبر، ومنها التنبيه على أن ظاهر المدونة في السباع الكراهة؛ لقوله: (لا أحب).والمراد بالقنفذ قنفذ البر»

«لوامع الدرر في هتك استار المختصر» (5/ 86):«وقنفذ؛ بضم أوله مع ضم ثالثه وفتحه بينهما نون ساكنة وآخره ذال معجمة كله شوك إلا رأسه وبطنه ويديه ورجليه وهي بهاء. ويقال له الشيهم بفتح الشين والهاء؛ يعني أن القنفذ مباح، نص على ذلك في المدونة»

[27] «حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء – ط الرسالة الحديثة» (3/ 406):«يحل القنفذ.وقال أبو حنيفة وأحمد: لا يحل»

«**البيان في مذهب الإمام الشافعي**» (4/ 503):«ويحل أكل القنفذ. وقال أبو حنيفة وأحمد: (لا يحل)»

«**شرح مشكل الوسيط**» (4/ 228):

شوافع کی کتب میں "دلدل" کو بڑے قنفذ سے تعبیر کیا ہے دیکھئے «العزيز شرح الوجيز المعروف بالشرح الكبير ط العلمية» (12/ 133)[28]

«العزيز شرح الوجيز المعروف بالشرح الكبير ط العلمية» (12/ 133):«وأما الدلدل؛ وهو في حد السخلة، ويقال: إنه عظيم القنافذ

شوافع کی کتب «نهاية المطلب في دراية المذهب» (18/ 211): میں "قنفذ" کو "دلدل" کی قسم قرار دیا ہے۔[29]

کتب حنابلہ

حنابلہ کی کتب میں سیہ، قنفذ اور دلدل کو ایک ہی تعبیر کیا ہے ملاحظہ ہو۔[30]

«قوله: "وأما الدلدل: قطع الشيخ أبو محمد بتحريمه" (5)، وفي "البسيط" (6): "أنه كان يعده من الخبائث"» قال الشارح رحمه الله (1): هذا غير مرضي، وكأنه لم يعرف ما (2) الدلدل؟، واعتقد فيه ما بلغنا عن الشيخ أحمد الأشنهي (3)، أنه قال: الدلدل كبار السلاحف، أو اعتقد فيه نحوا من ذلك، وذلك غير مرضي؛ إذ المحفوظ أنه نوع من القنافذ، وفي كتاب "الصحاح في اللغة" (4) الدلدل: عظيم القنافذ، وفي "كتاب الحيوان" (5) للجاحظ (6) أن فرق ما بين القنفذ والدلدل كفرق ما بين البقر والجواميس، والفار والجرذان، والبخاتي (7)، والعراب وإذا كان من القنافذ فالشيخ أبو محمد لم يقطع بتحريم القنفذ، بل تردد فيه (1)، والشافعي (قد نص) (2) على تحليله (3)، وقطع به فيما حكاه صاحب كتاب (4) "بحر المذهب" (5)، وصاحب (6) "الحاوي" (7)، ورواه ابن جرير (8) عن الربيع عن الشافعي، ووجهه (9): أن العرب تستطيبه، والله أعلم

شوافع کی کتب میں ذکر ہے: قنفذ شوافع کے ہاں حلال ہے مکروہ نہیں ہے۔ امام مالک جمہور اور حنابلہ کے ہاں حرام ہے اور امام ابو حنیفہ کے ہاں مکروہ ہے۔

«المجموع شرح المهذب» (9/ 12):«وأما القنفذ فحلال عندنا لا يكره وبه قال مالك والجمهور وقال أحمد يحرم وقال أصحاب أبي حنيفةيكره»

[28] **«كفاية النبيه في شرح التنبيه»** (8/ 227):«د ألحق البغوي بالقنفذ في جريان الخلاف الدلدل، وهو أكبر من القنفذ ذو شوك طويل، يشبه شوكه، والصرد، والسلحفاة»

«حاشيتا قليوبي وعميرة» (4/ 259):«ويحل القنفذ ومنه الدلدل والوبر بموحدة ساكنة في شكل القنفذ»

[29] «أمَّا الدُّلدُل (2) فقد كان شيخي يقطع بتحريمه ويلحقه بالخبائث، ولست أعرف فيه أصلاً يُرجع إليه على ثبت» (2) الدُّلدُل: حيوان شائك قارض من آكلات الحشرات، وهو نوع من القنافذ (المعجم)

«النجم الوهاج في شرح المنهاج» (9/ 547):«الدلدل، وهو دابة قدر السخلة ذات شوك طويل يشبه السهام، وفي (الصحاح): أنه عظيم القنافذ»قوله: "وأما الدُّلْدُل: قطع الشيخ أبو محمَّد بتحريمه" (5)، وفي "البسيط" (6): "أنه كان يعدّه من الخبائث"

[30] **«مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى»** (6/ 312):وقنفذ) لحديث أبي هريرة قال وذكره؛ أي: القنفذ لرسول الله – صلى الله عليه وسلم – فقال: «هو خبيثة من الخبائث» (ونيص وهو كبار القنافذ على ظهره شوك طويل) ويقال له الدلدل

«حاشية الروض المربع لابن قاسم» (7/ 424):«و) إلا (ما يستخبثه العرب) ذووا اليسار (1) كالقنفذ والنيص (2) والفأرة والحية (3) والحشرات كلها والوطواط (4)» (2) القنفذ: دويبة ذات ريش حاد، في أعلاه، يقي به نفسه، أي فيحرم، وقاله أبو هريرة: ولأبي داود عنه، قال:

حنابلہ کی کتب میں نیص (سیہ) قنفذ اور دلدل کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو۔[31]

شیخ ابن باز کے فتاوی شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ سیہ (قنفذ) اس کے بابت علماء میں اختلاف ہے، صحیح قول کے مطابق یہ حلال ہے اس لیے کہ حیوانات میں اصل حلال ہے اس کے بابت کوئی تحریم نہیں مزید یہ کہ یہ جانور نباتات کو اپنی غذا بناتا ہے جیسے خرگوش بناتا ہے لہذا، یہ ذوناب مفترسۃ میں داخل نہیں ہے تو حرمت کی کوئی وجہ بھی نہیں بنتی۔[32]

شیخ محمد سبیل نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ قنفذ کے بابت فقہاء کا اختلاف ہے، احوط اور حتیاط کا تقاضا ہے کہ اسے نہ کھایا جائے۔[33]

سیہ، (قنفذ) کیا حشرات الارض یا ہوام الارض میں داخل ہیں؟

فتاویٰ ہندیہ، بدائع الصنائع، تبیین الحقائق، مجمع الانہر، الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ، اور الاختیار وغیرہ میں "قنافذ" کو حشرات الارض / ہوام الارض میں شمار کیا ہے **تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔**

ذكر القنفذ عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: «خبيثة من الخبائث» ولأنه يشبه المحرمات، ويأكل الحشرات، فأشبه الجرذ، **والنيص: هو القنفذ الضخم، ويسمى الدلدل، على ظهره شوك، أكثره طويل، نحو ذراع**

«شرح زاد المستقنع - الشنقيطي - التفريغ» (398/ 11 بترقيم الشاملة آليا):

«[والنيص]: قيل: إنه أكبر القنافذ أي: شيخ القنافذ، ويأخذ حكم التابع لما قبله، وقيل غير ذلك، ويقال له: (الدلدل) وعلى كل حال هو آخذ حكم القنافذ؛ لأن الخبث فيه من جهة أنه يعدو على الحيات والأفاعي، وهو يتكور، فتؤذيه الحية حتى يقتلها بشوكه، وقيل: إن النيص يلقي شوكه، والقنفذ لا يلقي شوكه، يعني: يرمي النيص، لكن هذا اختلف فيه بين العلماء رحمهم الله، وسواء هذا أو هذا، كلاهما شر»

[31] «**مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى**» (6/ 312):وقنفذ) لحديث أبي هريرة قال وذكره؛ أي: القنفذ لرسول الله - صلى الله عليه وسلم - فقال: «هو خبيثة من الخبائث» (ونيص وهو كبار القنافذ على ظهره شوك طويل) ويقال له الدلدل (وحية وحشرات) كديدان وجرذان وبنات وردان حمر اللون، وأكثر ما تكون في الحمامات والكنف وخنافس وأوزاغ وحربات وعقرب وعضاه وخلد وفي معنى ذلك اللكمة وهي دويبة سوداء كالسمكة تسكن البر إذا رأت الإنسان غابت وزنبور ونحل ونمل وذباب وطبابيع وهي القمل الأحمر فهي حرام

[32] «مجموع فتاوى ومقالات متنوعة» لابن باز (23/ 35):«حكم النيص س: ما حكم أكل حيوان النيص المعروف؟ ج: قد اختلف العلماء رحمهم الله في حكمه فمنهم من أحله ومنهم من حرمه، وأصح القولين أنه حلال؛ لأن الأصل في الحيوانات الحل فلا يحرم منها إلا ما حرمه الشرع ولم يرد في الشرع ما يدل على تحريم هذا الحيوان وهو يتغذى بالنبات كالأرنب والغزال وليس من ذوات الناب المفترسة، فلم يبق وجه لتحريمه، والحيوان المذكور نوع من القنافذ ويسمى الدلدل ويعلو جلده شوك طويل وقد سئل ابن عمر رضي الله عنهما عن القنفذ فقرأ قوله تعالى: {قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ} (1) الآية»

[33] «موسوعة صناعة الحلال» (1/ 159):«(84) السؤال: هل يجوز أكل القُنْفُذ؟ أفتونا مأجورين.الجواب: اختلف الفقهاء في حكم أكله، وروي عن النبيِّ -صلى الله عليه وسلم- حديثٌ في تحريمه؛ فالأحوط تَرْكُ أكْلِه، والله أعلم.[فتاوى ورسائل للشيخ محمَّد السبيل (ص 481 - 482)]»

اسی طرح ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں قنفذ کو ہوام الارض میں شامل کیا ہے[34]

علامہ دميري رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیا ھے۔[35]

سیہ کیا قنافذ میں شمار ہوتا ہے؟

سیہ یا سیہی قنافذ میں داخل ہے۔

(کفایت المفتی، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ بنوری ٹاون کراچی آن لائن، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند آن لائن، فتاویٰ دارالعلوم زکریا، احسن الفتاویٰ)

سیہ (قنفذ) کیا غیر دم سائل والے جانوروں میں شامل ہے؟

بدائع الصنائع، فتاویٰ عالمگیری، الاختیار لتعلیل المختیار، وغیرہ میں قنفذ کو غیر دم سائل والے جانوروں میں شمار کیا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ میں قنفذ کو دم سائل والے جانوروں میں شمار کیا ہے[36]۔ غیر دم سائل کے حوالے سابق میں گزر چکے ہیں۔

جمع و تحقیق:

مفتی مرغوب عزیز الرحمن

شریعہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ، سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان

تصدیق

مفتی شعیب عالم

مفتی یوسف عبد الرزاق

---

[34] أحكام القرآن للجصاص ت قمحاوي:(4 / 190) «واختلف في هوام الأرض فكره أصحابنا أكل هوام الأرض اليربوع والقنفذ والفأر والعقارب وجميع هوام الأرض»------ والقنفذ من حشرات الأرض فكل ما كان من حشراتها فهو محرم قياسا على القنفذ»

[35] الحشرات: صغار دواب الأرض وصغار هوامها. الواحدة حشرة بالتحريك. وابن أبي الأشعث يسمي جميع هذا الحيوان الأرضي، لأنه لا يفارقها إلى الهواء، ولا إلى الماء وهو يأوي في حجرته، ويركز في بطنها ولا يحتاج إلى شرب الماء، ولا إلى شم النسيم. وهو قرين الأفاعي والحيات والجرذان الأهلية والبرية، واليربوع والضب والحرذون والقنفذ والعقرب والخنفساء والوزغ والنمل والحلم

[36] الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 141)النوع الحادي عشر: الحشرات: - الحشرات قد تطلق لغة على الهوام فقط، وقد تطلق على صغار الدواب كافة مما يطير أو لا يطير. والمراد هنا المعنى الثاني الأعم. (1) والحشرات تنقسم إلى قسمين:ما له دم سائل (ذاتي) ومن أمثلته: الحية، والفأرة، والخلد، والضب، واليربوع، وابن عرس، **والقنفذ**.